اَحسَنُ الکَلَامِ

فِی

اثبات المولد والقیام

حضرت مولانا شاہ **محمد** معصوم فاروقی مجددی

رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۳۴۱ھ

اَحسنُ الکَلَامِ

فِیْ

اثبات المولد والقیام

حضرت مولانا شاہ محمد معصوم فاروقی مجددی

رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۳۴۱ھ

حضرت مولانا شاہ محمد معصوم فاروقی مجددی

رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۰ ؍شعبان ۱۲۶۳ھ میں خانقاہ شاہ غلام علی دہلی ہوئی ''مظہر حسین'' تاریخی نام ہے، والدِ ماجد شاہ عبدالرشید اور جدّ امجد شاہ احمد سعید ہیں۔

آنکھیں کھولیں تو اولیاءِ کاملین اور علماءِ راسخین کو دیکھا، اپنے جدِ امجد شاہ احمد سعید قدس سرہ کے ظلِ عاطفت میں تربیت پائی، آپ نے خود طلب فرما کر سلسلۂ عالیہ میں داخل کیا، قرآن پاک حفظ کیا بعض اوقات آپ کے دادا آپ کو خود یاد کراتے جب حفظ مکمل ہوا تو پورا قرآنِ کریم خود سنا اور ختم کے وقت بہت دیر تک دعا کی اپنے سینہ سے لگایا اور بیش قیمت جبہ اپنے دستِ اقدس سے آپ کو پہنایا اور والدِ ماجد کی صحبت کے التزام کا حکم دیا۔ آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، تصوّف، معقول اور دوسرے علوم اپنے عمِ مکرم شاہ محمد مظہر فاروقی سے حاصل کیے۔ کُتُب حدیث مسندِ وقت شاہ عبدالغنی سے پڑھیں، سندِ حدیث مسلسل بالاولیۃ بھی آپ سے حاصل کی، اجازتِ عامہ علامہ شیخ صدیق کمال مکی، روایاتِ جمیع مسلسلات ومرویاتِ شیخ (جو کتاب مسلسلات علامہ ابن عقیلہ، ثبت شیخ عبدالرحمٰن تبریزی میں مسطور ہیں) حاصل کیں۔

۱۲۷۲ھ میں اپنے والدِ ماجد اور جدِّ امجد کے ہمراہ حجازِ مقدس ہجرت کی، سلوک کی تکمیل اپنے والدِ ماجد سے کی اور خلافت حاصل کی اور ان کی وفات کے بعد مدینہ منورہ میں ان کی جگہ مسندِ ارشاد پر بیٹھے، حرمین طیبین خصوصا مدینہ منورہ بیس برس سے زائد عرصہ رہے اور دس ۱۰ ؍حج کیے۔

والیٔ رام پور نواب کلب علی خان [1] کو آپ سے حد درجہ محبت وعقیدت اور اخلاص تھا جب وہ حج کے لئے گئے تو وہاں بہت اصرار کیا کہ آپ رام پور تشریف لے چلیں آپ نے فرمایا ''کچھ کام ہیں ان کو کر کے ان شاء اللہ رام پور کا سفر کروں گا'' چناں چہ آپ سنہ ۱۲۹۱ھ میں رام پور تشریف لائے اور وہاں نہایت عزت، احترام کے ساتھ قیام کیا 'چوک نصر اللہ خان' کے قریب ''خانقاہِ معصومی'' بنائی اس خانقاہ شریف کی مسجد شریف برلبِ سڑک ہے۔

۲۳ برس رام پور میں قیام کیا، نواب حامد علی خان کے دورِ نوابی کے اوائل میں سنہ ۱۳۲۳ھ میں مدینہ طیبہ واپسی ہوئی اور وہاں آپ کا قیام رہا، پہلی جنگِ عظیم کے دوران مدینہ منورہ میں اسبابِ خورد ونوش کی بے حد قلت ہوئی لہٰذا حکومتِ ترکیہ نے وہاں کے رہنے والوں کو ترکیہ، شام اور فلسطین بھیجا، آپ ۱۰ رشعبان سنہ ۱۳۳۵ھ میں ملکِ شام گئے۔ اور حمص میں تقریباً دو برس اور پھر دمشق میں سات ر آٹھ ماہ قیام کیا اور جنگِ عظیم کے ختم ہونے پر سنہ ۱۳۳۸ھ میں مکہ مکرمہ واپس تشریف لائے اور وہاں ۱۰ رشعبان سنہ ۱۳۴۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی، اور مَعلیٰ میں مدفون ہوئے رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

---

[1] نواب کلب علی خان حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ رحمہ اللہ کے دست گرفتہ تھے۔ سنہ ۱۲۷۳ھ میں آپ کے ہاتھ بیعت ہوئے تھے۔ مقاماتِ خیر۔

ذوقِ سخن

آپ کو شعر و سخن کا ذوق تھا، عربی، فارسی، اور اردو شعر کہتے، تخلص ''معصوم'' تھا، عربی قصائد کا ایک مجموعہ ترکیہ میں چھپا جو چالیس صفحات پر مشتمل تھا، ۱۳۲۱ھ میں اس کا کچھ حصہ ''قصائدِ معصومی'' کے نام سے رامپور میں چھپا۔ ''اَلْمَثْنَوِی الْفَاصِلُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ'' فارسی مجموعہ چھپا، اردو میں ''کلامِ معصوم'' کے نام سے چھپا ہے، آپ کے نعتیہ کلام سے چند اشعار نذرِ قارئین ہیں:

از انوارِ حق سمع جمالِ روئے تو
سجدہ گاہِ اہلِ دل باشد ہم ابروئے تو
کُحلِ چشم عاشقانت یارسول اللہ
زاں سبب سایہ ندارد قامت دل جوئے تو
مصحفِ رخسارِ حضرت مطلعِ انوارِ حق
منبعِ نورِ خدا باشد جمالِ روئے تو
ظاہرًا دست و گلویم بستہ زنجیر نیست
ایں چہ طرفہ وصف دار حلقہ گیسوئے تو
جان و دل را من خدائے لطف احسانت کنم
گراں مایہ یک نظر آں گوشہء ابروئے تو
افضل خلق خدائے بے شبہ ذات اقدس است
بہتر از کون و مکان باشد ہر یک موئے تو

Marfat.com

یک نظر بر من فگن اے رحمۃ للعالمین
مضطرب کردہ مرا آں چشم ابروئے تو
بوئے مشک و بوئے عنبر معصوم
مست کردہ جسم و جانم یا نبی خوشبوئے تو

..........☆..........

یارب بسوئے وادیٔ یثرب سفر کروں
خاکِ درِ رسول کو کُحل البصر کروں
گر کچھ ہجومِ شوق میں گریہ سر کروں
عالم کو آہ و نالہ سے زیر و زبر کروں
دل میرا اشتیاقِ مدینہ سے ہے طپاں
کیوں کر زمینِ ہند میں حضرت بسر کروں

..........☆..........

Marfat.com

☆

حَبَّذَا صَلِّ عَلٰی صدرُالعلیٰ یہی تو ہیں
تاجدارِ ھَلْ اَتٰی شمس الضحیٰ یہی تو ہیں

جلوۂ نورِ خدا بدرالدجیٰ یہی تو ہیں
دیکھئے حضرت محمد مصطفیٰ یہی تو ہیں

لیلۃ المعراج میں کہتے تھے سب سے جبرئیل
جن کا طالب ہے خدا مہ لقا یہی تو ہیں

دست گیرِ بے کساں وچارہ سازِ عاشقاں
شافعِ کل عاصیاں روزِ جزا یہی تو ہیں

مقتدائے انبیاء و پیشوائے اولیاء
بادشاہ دوسرا خیرالورا یہی تو ہیں

محفلِ میلاد میں ہوتا ہے ان کا ہی ظہور
کچھ بصیرت چاہیے وہ مہ لقا یہی تو ہیں

بہرِ تسکین کہتے ہیں معصوم کو شاہِ رشید
جن کا خواہاں دل ترا وہ دل رُبا یہی تو ہیں

☆

Marfat.com

اولادِ امجاد

آپ کے چھ صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تین ازاوج سے ہوئیں۔

۱......صبغۃ اللہ ۲......ابوالطاہر سیف الدین

۳......ابوالطیب مجد الدین ۴......ابوالشرف عبدالقادر

۵......ابوالفیض عبدالرحمٰن ۶......محمد ابوسعید

شیخ ابوالطاہر سیف الدین......آپ کی ولادت ۲۰/ ذی الحجۃ ۱۲۹۸ھ کو رام پور ہوئی، محمد عبدالغنی تاریخی نام ہے۔ ۱۳۲۳ھ کو اپنے والد کے ساتھ حجاز گئے، کچھ دن رہ کر اپنی والدہ کے پاس آگئے۔ جمعہ ۱۸/ربیع الاول ۱۳۷۸ھ ۳/اکتوبر ۱۹۵۸ء میں رام پور وصال ہوا، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

آپ اردو کے باکمال جدت طراز شاعر تھے، تخلص ''طاہر'' تھا، ایک ضخیم دیوان اور متفرق اوراق پر بہت کلام چھوڑا، آپ کے صاحبزادوں سے آپ کا کلام ضائع ہوگیا، اردو کے بعض رسائل میں جو کلام چھپا وہ بہت کم ہے۔

آپ کی ایک صاحبزادی کا نکاح شیخ عیسی مظہر المدنی سے ہوا ان کے ساتھ مدینہ منورہ گئیں اور وہیں ۱۹۳۸ء میں وصال ہوا۔

حضرت ابوالشرف عبدالقادر......۴/ذی قعدہ ۱۳۰۱ھ رام پور میں ولادت ہوئی، تاریخی نام ''مظہر قیوم'' ہے۔ ۲۱ ربیع الاخر ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۴ء میں مکہ مکرمہ رحلت فرمائی، آپ اپنے والد کے جانشین تھے، حضرات کے طریقہ پر قائم تھے، حافظ، عالم، صاحب نسب وارشاد اور بلند پایہ شاعر تھے، شرف تخلص تھا، ایک ضخیم دیوان موسوم

"بہ کلام شرف" موجود ہے غیر مطبوع ہے۔ عربی اور اردو شعر کہتے تھے، عربی کا ایک قصیدہ "شَمْسُ التَّجَلِّی" کے نام سے چھپا، اس میں وحدتِ شہود کا بیان ہے، اردو میں "صبح حرم" "توشۂ حقیقت" "دیوانہ حجاز" اور "پنجۂ سخن" چھپ چکے ہیں۔

شیخ ابوالفیض عبدالرحمٰن...... آپ کی ولادت ۱۸/ذی قعدہ ۱۳۰۴ھ میں رام پور ہوئی "مظہر الحسین" تاریخی نام ہے، قرآن کریم حفظ کیا، علمِ دین حاصل کیا، فنِ اصول میں "وصول الماشي الى اصول الشاشي" ناتمام رسالہ لکھا، آپ کا حافظہ قوی تھا، کم گو تھے، ذوقِ سخن خوب تھا، تخلص "فیض" تھا، آپ کا مجموعہ "چشمۂ فیض" کے نام قلمی ہے۔ شادی کی، دو اولادیں ہوئیں اور پھر اہلیہ اور اولاد کی وفات ہوئی، وہ اس صدمہ کو برداشت نہ کر سکے، دماغ پر اثر ہوا، اور پھر تاریخی نام نے یہ اثر دکھایا کہ ۱۰/محرم ۱۳۲۷ھ بروز جمعہ اپنے والد کی حیات میں ہی راہی بقا ہوئے، شام "صالحیہ" میں آسودۂ لحد ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت محمد ابو سعید...... آپ کی ولادت رام پور میں ۲۲/ربیع الاول ۱۳۱۷ھ ۱۳/جولائی ۱۸۹۹ء میں رام پور ہوئی، جس وقت آپ کے والدِ ماجد رام پور چھوڑ کر حرمین شریفین ہجرت کر کے جا رہے تھے، آپ کی عمر چھ سال تھی، مدینہ منورہ میں قرآن کریم حفظ کیا اور آپ کی قراءت دل کش و شیریں تھی، جہری نماز میں سامعین خوب لطف اٹھاتے خاص کر جب کہ قراءت قدرے طویل ہوتی، علومِ دینیہ سے بہرہ ور ہوئے، ذوقِ سخن خوب تھا جب چاہتے عربی، اردو اشعار کہہ لیتے فارسی میں کبھی کہتے، زیادہ تر "آمد" کسی مناسبت کی وجہ سے ہوتی۔

۱۳۴۱ھ میں آپ کے والدِ ماجد کی وفات ہوئی تو حجاز سے رام پور تشریف لائے اور "خانقاہِ معصومی" آپ کے وجود سے آباد ہوئی، تقریباً ۲۲ برس مسلسل رامپور قیام رہا، جب آپ کے برادرِ کلاں ابوالشرف کی وفات مکہ مکرمہ میں ہوئی تو جائداد کے سلسلے میں اکثر وہاں جاتے رہے، حکومتِ سعودیہ عربیہ کی جانب سے آپ کو وہاں کا پاسپورٹ ملا تھا، دو بیٹے، اور چار بیٹیاں تھیں۔

تالیفات

۱ ......وضوحُ المعانی تفسیر کلام الربانی. سورہ مائدہ تک تفسیر، غیر مطبوع۔

۲ ......رِیَاضُ الْحِکَمِ فِیْ مَعَارِفِ الْقِدَمِ.

تصوف میں عربی تالیفِ قیم ہے، غیر مطبوع۔

۳......اَلْاَدْعِیَةُ الْمَاثُوْرَةُ الْمَعْصُوْمِیَةُ.

۴......اِجَازَةُ الْاِرْشَادِ.

عربی، یہ رسالہ شیخ اسعد نبیرہ مولانا شیخ خالد مجددی کو لکھ کر دیا غیر مطبوع۔

۵......اَفْصَحُ الْبَیَانِ فِیْ مَکَائِدِ الشَّیْطَانِ. اردو میں مطبوع۔

۶......شَمَائِلُ الْعَارِفِیْنَ فِیْ سِیْرَةِ الْمُجَدِّدِیْنَ.

عربی میں، غیر مطبوع، یہ رسالہ مولانا عبدالحی لکھنوی کی خواہش پر تالیف کیا۔

۷......کَشْفُ الْغِطَاءِ عَنْ اَهْلِ الْخَطَاءِ اردو میں مطبوع۔

۸......اَلسَّبْعُ الْاَسْرَارُ فِیْ مَدَارِجِ الْاَخْیَارِ اردو میں مطبوع۔

۹......ذِکْرُ السَّعِیْدَیْنِ فِیْ سِیْرَةِ الْوَالِدَیْنِ اردو میں مطبوع۔

Marfat.com

۱۰ ......اَلْکَھْفُ الْمَتِیْنُ مِنْ مَّنْھَجِ الرَّسُوْلِ الْاَمِیْنِ.

حصن حصین کا خلاصہ مطبوع ہے۔

۱۱ ......سَعِیْدُ الْبَیَانِ فِیْ مَوْلِدِ سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِ کی تہذیب۔

(اردو) مطبوع۔

۱۲ ......اَلْفَوَائِدُ الضَّابِطَۃُ.

اپنے جدامجد شاہ احمد سعید علیہ الرحمۃ کی فارسی کتاب کا عربی میں ترجمہ کیا۔

۱۳ ......اَحْسَنُ الْکَلَامِ فِیْ اِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ

۱۴ ......قصائدِ معصومی. عربی قصائد کا مجموعہ، ترکیہ میں چھپا۔

۱۵ ......انتخابِ معصوم۔ فارسی کلام کا مجموعہ۔

۱۶ ...... کلامِ معصوم۔ اردو میں کلام، مطبوع ہے۔

Marfat.com

خلفاءِ کرام

۱......حافظ نسیم احمد مجددی۔ ۲......میاں دانش باقی مجددی

۳......مولانا فقیر محمد کولابی ۴......ملا برات محمد بدخشانی

۵......میاں عبدالرشید بلند شہری ۶......ملا یوسف بخاری

۷......مولوی محمد حسین شاہجہانپوری ۸......ملا نذر محمد بخاری

۹......عبدالقادر خان رام پوری ۱۰......ملا عبدالرحیم کولابی

۱۱......ملا عبداللہ پیشاوری ۱۲......ملا عبدالکریم پیشاوری

۱۳......حافظ محمد جان رامپوری ۱۴......ملا اشرف

۱۵......مولوی عبداللہ سلٹھی پرچکی ۱۶عبدالرب خان رامپوری

۱۷......محمد بشیر خان رامپوری

۱۸......حاجی نیاز احمد خان مراد آبادی۔ رحمہم اللہ[۱]

اَحْسَنُ الْکَلَامِ فِیْ اِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ

یہ تصنیفِ لطیف میلاد مبارک اور اس میں قیام کے اثبات میں انتہائی مضبوط و مدلّل تاریخی دستاویز ہے، حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے اس میں قرآنِ کریم، احادیث شریفہ، اقوالِ ائمہ، اسلاف کے عمل، تاریخ اور علمائے عرب و عجم کے فتاوی سے اپنے مؤقف کو واضح کیا ہے، اور یہ ثابت کیا ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی محافل و مجالس کے انعقاد پر ہمارے اسلاف و اکابر جن

---

۱ ذِکْرُ السَّعِیْدَیْنِ فِیْ سِیْرَۃِ الْوَالِدَیْنِ شاہ محمد معصوم فاروقی مجددی ص ۱۳۲۔

ماخوذ: مقاماتِ خیر شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

کے اقوال ہمارے لیے حجت و دلیل ہیں مثلاً: علامہ ابن حجر عسقلانی، امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر مکی، امام ابوشامہ استاد امام نووی رحمہم اللہ اور خصوصاً علمائے حرمین شریفین سب اس بات پر متفق تھے کہ ایسی محافلِ میلاد و قیام مستحب و مستحسن ہیں، اس بارے میں ان کے فتاوی و تحریرات بھی موجود ہیں۔

تحریر مبارک قدیم اردو میں ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تاکہ اِفادیت، اثرات و برکات میں کمی واقع نہ ہو، چوں کہ حضرت مصنف رحمہ اللہ بلند پایہ عالمِ ربانی اور عظیم المرتبت عارفِ حقانی تھے اسی لیے آپ کی تحریر مبارک نہایت قابلِ قدر، غایت درجہ مُدلّل از حد باعثِ تسکینِ قلب وروح ہے، ۱۳۰۸ھ میں یہ کتاب غالباً دہلی طبع ہوئی، اب عرصہ سے ناپید تھی اور صاحبانِ علم وعرفان کی تشنگی دور کرنے کے لیے اب اس کی دوبارہ طباعت ہو رہی ہے، اس کا مطبوعہ نسخہ صاحب زادہ پروفیسر محمد سعد سراجی مرشد بابا حَفِظَهُ اللّٰهُ موسیٰ زئی شریف کے توسّط سے میسر آیا۔

جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا

حَرَّرَهُ لَاشَيْءَ

محمد بدر الاسلام صدیقی

عفی عنہ

خانقاہِ سلطانیہ جہلم

۶ر جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ بروز جمعہ

بمطابق ۲۱ر مئی ۲۰۱۰ء

Marfat.com

تقریظ

از

فکرِ نارسا منشی محمد علی خان عرف دولہا خان خادمِ حضرت مصنف

بعد حمد وثنائے منعمِ حقیقی ودرود ونا محدود حضرت محبوبِ ایزدی وشکرِ نعمتِ منعمِ مجازی دولہا خان خادم حضرت مصنف رقم پرداز ہے، اور رقم پرداز ہزار جان ودل سے، صدقے نازواندازہے کہ جس سے دل کو ہوش، جان کونوش، چشم کو آرام، گوش کو پیغام، ناظرین کو بشارت شائقین کو مسرت یعنی ایک نادر رسالہ مسمی اَحْسَنُ الْکَلَامِ فِیْ اِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ ردِّ وہابیاں پذیرائے طبع عالم وعالمیاں، بے مثل، بے نظیر، واللہ خاص وعام کا دل پذیر، عبارت میں لاجواب متانت میں انتخاب، فصاحت کی جان، بلاغت کا ایمان۔

مصنف اس رسالہ کے آفتابِ فلک ولایت، ماہتابِ گردونِ کرامت، کاشفِ اسرارِ ربانی و واقفِ رموزِ یزدانی، مظہرِ فیض الٰہی، مصدر تجلیاتِ نامتناہی، تصوف تو اُن کا حصہ ہے باقی سب کہانی اور قصہ ہے، معرفت تو اُن کی موروثی جاگیر ہے، اور کیوں نہ ہو کہ وہ مقبولِ صغیر وکبیر ہیں، صوفی والا مقام، مرجع خاص وعام، ستودہٗ اخلاق، ممدوحِ آفاق، اعنی جناب مستطاب حضرت مولانا شاہ محمد معصوم سلمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳۰۸ھ ہجری میں چھپوایا ہے جس کے سبب سے یہ مضمون بطورِ تقریظ لکھنے میں آیا ہے۔ ؎

مختصر قصہ مختصر گفتار ہو مخاطب کی میرے عمر دراز

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جَلَّ وَعَلٰی وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی سَیِّدِ الْوَرٰی شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَاحِبِ مَقَامِ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنٰی حضرۃ اَحْمَدَ مُجْتَبٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ التُّقٰی وَالنُّقٰی۔

اَمَّا بَعْدُ: فقیر محمد معصوم نقشبندی مجدِّدی نسبًا طریقۃً کَانَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ ظاہر کرتا ہے کہ جامع العلوم عرفان دستگاہ برادرِ طریقت مولوی عبداللہ سلہٹی پرچکی نے لکھا ہے کہ بعضے لوگ بنگالہ مثل فرقہ وھابیہ کے انکار کرتے ہیں انعقادِ مجلس مولد شریف حضرت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات سے عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ اور نیز انکار کرتے ہیں قیام سے وقت ذکر ولادت شریف کے اور کہتے ہیں کہ بدعتِ سَیِّئَہ اور ناروا ہے اور مرتکب اس کا خلاف راہِ سنت اور مخالف طریقِ ہدیٰ ہے، اور بکمال اصرار مُسْتَدْعِی[1] ہوئے کہ ان دونوں امروں کے اِثبات میں ایک ایسا رسالہ تحریر کیا جائے جس سے منکرین کو جواب دندان شکن دیا جائے لہٰذا میں نے یہ چند اوراق بنظر اظہارِ حق وتمسّک اخوانِ دینی و برادرانِ یقینی اِرْقام کیے اور تفصیلِ اَدِلّہ کو اس کے محل و مآخذ پر حوالہ کر کے بطریق اجمال ہر مبحث میں کلام کیا اول سے آخر تک اِختصار ملحوظ رہا قدرِ ضروری پر جس سے چارہ نہیں اکتفا کیا اور بامیدِ حُسنِ قبول اس کا نام:۔

"اَحْسَنُ الْکَلَامِ فِیْ اِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ" رکھا۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ وَبِہٖ اَسْتَعِیْنُ۔

---

[1] اصرار کے ساتھ گزارش کی۔

Marfat.com

جاننا چاہیے کہ بڑے بڑے علمائے اعلام اور فضلائے عالی مقام جیسے ابنِ حجر عسقلانی اور جلال الدین سیوطی اور ابنِ حجر مکی اور شیخ ابو شامہ استاد امام نووی وغیرہم بھی مقتداء تھے اپنے زمانۂ حیات میں اور ان کا قول و فعل حجت ہے واسطے نزدیک علماءِ اہلِ سنت کے بعد الممات، قائل ہیں استحبابِ محفلِ مولد اور قیام وقت ذکرِ ولادتِ مُنیف کے بنظر تعظیم و تکریم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم، اور فتوی دیا اُنہوں نے ان دونوں امروں کے مستحب ہونے کا اور ثابت کیا استحباب کو ساتھ دلائلِ واضحہ اور براہینِ لائحہ کے اور ان اکابرِ دین اور اساطین [1] شرح مبین کے زمانہ سے آج تک تمامی علماءِ انام شرقاً و غرباً، جنوباً و شمالاً خصوصاً علماءِ حرمین شریفین زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيمًا اور علماءِ مصر و شام و یمن و ہند وغیرہم سب اتفاق کرتے چلے آئے اوپر مستحب ہونے محفلِ مولد اور قیامِ مذکور کے اور فتاوی و تحریرات بے حد اور کتب و رسائل لَاتُحْصٰى وَلَا تُعَدُّ اس باب میں تالیف و تصنیف کیے کسی شخص کے لیے کہیں پر جائے گفت اور گنجائش چون و چرا کی اصلا نہ چھوڑی [2] مگر یہ فرقہ مبتدعہ جس کی بنا ہے اوپر مخالفت علماءِ راسخین کے اور جن کی غذا ہے طعن و تشنیع اوپر علماءِ ربانیین کے، جن کا دَیدَن [3] ہے اِحداثِ بدعت بنام نہاد عمل بالحدیث و اتباعِ سنت، جن کا شیوہ ہے شقاقِ خیارِ امت [4] یعنی صوفیہ کرام علیہم الرضوان والرحمت، جن کے خمیرِ طینت میں ہے اپنی شہرت ساتھ نکالنے کسی نئی بات کے خواہ وہ حق ہو یا باطل، جن کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے ذوق انگشت نمائی بایجادِ بندہ، عام اس سے کہ وہ کام کی بات ہو یا محض عاطل [5]

---

[1] اساطین: بتم۔ [2] فی الاصل "ے" ہے۔ [3] عادت، خو، خصلت۔

[4] امت میں سے بہترین لوگوں کی مخالفت۔ [5] بے کار۔

Marfat.com

اس فرقہ کو اُن کتب و رسائل سے جن میں اُن اکابر مصنفین نے براہینِ قاطِعہ اور اَدِلّہ ساطِعہ کے روشن چراغ جلا کر واسطے رہروانِ طریقِ ہدایت اور طالبینِ راہِ طریقت کے جا بجا رکھ دیئے ہیں سوائے ظلمت، ضلالت کے اور راہ نہیں سوجھتی ہے۔

وَلَنِعْمَ مَاقِیْلَ (کیا خوب کہا گیا):۔

باران کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست

در باغ لالہ روید ودر شورہ بوم خس [1]

اور طرّہ یہ کہ الٹے اکابر علمائے دین اور فضلائے محققین کو موردِ سہامِ طعن وملام بناتے ہیں اور اپنی گمراہی سے بے خبر ایسے ایسے برگزیدگانِ بارگاہِ احدیت پر خلافِ حق کا اِتہام اور اِلزام لگاتے ہیں یعنی اپنی ضلالت کو متعدی کرتے ہیں، اور تخمِ ضلالت کے بونے پر مرتے ہیں:۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِباً . [2]

ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا وَضَاعُوْا فَاَضَاعُوْا. [3]

اور منشاء اس کا نہیں مگر جہالت اور کور باطنی۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ . [4]

ان کو اتنا نہیں سوجھتا کہ محفل مولد شریف میں سوائے ذکرِ خدائے تعالیٰ اور ذکرِ رسولِ مقبول و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کے جو عبارت ہے ذکرِ ولادت

---

[1] بارش جس کی طبیعت کی لطافت میں کوئی اختلاف نہیں لیکن باغ میں اس سے لالہ کے پھول اُگتے ہیں اور شوریلی سرزمین میں گھاس کے تنکے۔ [2] کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ سورة الكهف.

[3] خود گمراہ ہوئے پھر دوسرں کو گمراہ کیا خود ضائع ہوئے اور دوسروں کو ضائع کیا۔

[4] اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مُہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ سورة البقرة.

Marfat.com

شریف وشمائلِ نبویہ ومعجزاتِ مصطفویہ وبیانِ معراجِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور کیا چیز ہے جس کی وجہ سے ممانعت کی جاتی ہے، اسی طرح قیام وقت ذکرِ ولادت میں جو خاص واسطے تعظیم وتوقیر اس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے حالاں کہ تعظیم اس سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی فرضِ عین ہے ساری امت پر اور کیوں نہ ہو کہ وہ حضرت حق سبحانہ کے[۱] معظم اور پیارے[۲] ہیں۔ اور جمیع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور تمامی اولیاءِ عظام بلکہ جملہ خلائق کا وسیلہ اور سہارا ہیں[۳] کونسی حیثیت مانعہ موجود ہے جس کے سبب سے اس پر حکمِ بدعت کی داددی جاتی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام پس عرض کیا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے تم کو معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذکر کس طرح بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ اور اللہ کا رسول[۴] زیادہ جاننے والا ہے، جبرئیل علیہ السلام نے کہا حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس وقت میرا ذکر کیا جائے اُس وقت میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے اور جس شخص نے تم کو یاد کیا اس نے مجھ کو یاد کیا اور ایمان کو میں نے کامل کیا ہے کہ تمہارا ذکر ہو ہمارے ذکر کے ساتھ جیسا کہ فرمایا:۔

"اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ"   "وَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ".

کہ جمع کیا اپنے ساتھ اپنے رسول کو ساتھ واوِ عطف کے جو شرکت کے واسطے ہے اور دوسرے کے لئے جائز نہیں، یہ دونوں ذکر یعنی ذکر اللہ اور ذکر الرسول موقوف علیہ ایمان

---

[۱] فی الاصل "کا" ہے۔ [۲] فی الاصل "پیارا" ہے۔ [۳] فی الاصل "ہے" ہے۔

[۴] اللہ کا رسول: یہاں مراد جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ ۱۲ منہ

کے ہیں کہ ایمان کی تکمیل بغیر ان دونوں کے محال ہے، اعظم شعائر اسلام اور بہترین احکام جو اذان اور نماز ہیں ان کا بھی جز ہے ذکر الرسول مثل ذکر اللہ کے، اور سوائے اس کے آیات اور احادیث اس مضمون کی بہت ہیں، پس جب ثابت ہوا کہ ذکر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعینہ ذکر ہے خدائے تعالیٰ کا تو اب جو شخص کہ منع کرے اس ذکر شریف سے وہ فی الحقیقت مانع ہے ذکرِ الٰہی سے۔

نَجَّانَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنْهُمْ وَعَنْ مُّجَالَسَتِهِمْ وَمُكَالَمَتِهِمْ.

بچائے ہم کو اللہ تعالیٰ اور سب بھائی مسلمانوں کو ان کے ساتھ بیٹھنے اور بات کرنے اور ایسی گمراہی سے۔

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ.

دنیا میں ایسے گمراہوں کی سزا خواری ہے اور آخرت میں عذاب بھاری [1] بموجب دلائل مذکورہ اور براہینِ مسطورہ کے۔

اس فرقہ کے ایمان کے نقصان پر ان کا انکار حجت واضحہ ہے کہ مانع ہیں ذکر اور تعظیم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، ان کو چاہیے کہ پہلے اپنے ایمان کی فکر کریں اور اس کی درستی کا ذکر، پھر امر ونہی اور سنت وبدعت میں بحث کریں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. اَیْ بِالنُّبُوَّةِ وَغَيْرِهَا وَاَیُّ رَفْعٍ مِثْلَ اَنْ قَرَنَ اسْمَهٗ بِاسْمِهٖ فِیْ كَلِمَةِ الشَّهَادَةِ وَالْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَالْخُطْبَةِ وَجَعَلَ طَاعَتَهٗ طَاعَتَهٗ وَصَلّٰی عَلَيْهِ فِیْ مَلَائِكَتِهٖ وَاَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ

---

[1] بمعنی ''بڑا''۔

وَخَاطَبَهُ بِالْاَلْقَابِ الَّتِیْ لَمْ یُخَاطِبْ بِهَا اَحَدًا مِّنْ عِبَادِهٖ وَوَرَدَ فِیْ الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاَکْثَرُ النَّاسِ تَبَعًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلَی اللّٰهِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مَنْ یَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَیَفْتَحُ اللّٰهُ لَهٗ وَحَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَحْتَهٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ وَهُوَ الَّذِیْ قَالَ عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَنَا قَائِلٌ قَوْلًا غَیْرَ فَخْرٍ وَّاَنَا حَبِیْبُ اللّٰهِ وَاَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَافَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَافَخْرَ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فَرِیْقَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ قَبِیْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ بَیْتًا فَاَنَا خَیْرُهُمْ بَیْتًا وَّخَیْرُهُمْ نَفْسًا وَّاَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِیْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُشَفِّعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَیِسُوْا وَالْکَرَامَةُ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّهُمْ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ وَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَیْرَ فَخْرٍ لَوْلَاهُ لَمَا خَلَقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ وَلَمَا اَظْهَرَ الرُّبُوْبِیَّةَ وَکَانَ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ ۔

یعنی فضائل وکمالات فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حدونہایت ہیں نہ کسی بشر کو اِستطاعت ہے اُن کے احاطہ کی، نہ کوئی شخص قدرت رکھتا ہے اُن کے اِحصار کی بلکہ جو

Marfat.com

خصوصیات اور عنایات اور جو جو کمالات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں اُن کو کوئی جان بھی نہیں سکتا اور نہ اِدراک میں کسی کے آسکیں، سوائے حق تعالیٰ کے کسی کو ان کا علم واِحاطہ ممکن نہیں یا جس کو جس قدر عطاء فرمایا ہے وہی جانتے ہیں چنانچہ اند کے نمونہ از بسیارے چند آیاتِ قرآن شریف اور چند احادیثِ صحیحہ جن سے فضائل وکمالات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہیں وہ بھی احادیث ہیں جو لکھی گئیں مِنْ جُملہ ان کے آیات یہ ہیں: فرماتا ہے اللہ تعالیٰ:۔

وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ. [۱]

یعنی بلند کیا تمہارے ذکر کو۔

ساتھ نبوت وغیرہ کے اور کونسی رفعت اُس کے برابر ہوگی کہ مقارن کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو اپنے نام مبارک کے ساتھ کلمۂ شہادت میں اور اذان میں اور اِقامت میں اور خطبہ میں اور گردانی اللہ تعالیٰ نے اِطاعت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اِطاعت اپنی چنانچہ فرمایا:۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ. [۲]

اور درود بھیجتا ہے حق تعالیٰ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے ملائکہ کے ساتھ اور حکم فرمایا مومنین کو درود بھیجنے کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. [۳]

---

[۱] سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاحِ. [۲] جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

[۳] بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم پر اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو۔ سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ.

Marfat.com

اور ایسے ایسے لقب عظمت اور علوِ مرتبہ کے ساتھ حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا کہ کسی بندہ کو اپنے عباد میں سے نہ ایسا خطاب کیا نہ وہ لقب بخشا چنانچہ فرمایا:۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ [1]

ترجمہ: اور تحقیق تو البتہ اوپر خُلق بڑے کے ہے۔

اور فرمایا:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ.

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر رحمت واسطے سب عالموں کے۔

اور فرمایا:۔

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا.

ترجمہ: اے نبی تحقیق ہم نے بھیجا تجھ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور پکارنے والا طرف اللہ تعالیٰ کے، ساتھ حکم اس کے کے، اور چراغ روشن۔

اور فرمایا:۔

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ .

ترجمہ: اور نہیں تھا اللہ کہ عذاب کرتا ان کو اور تو بیچ ان کے تھا۔

اور فرمایا:۔

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ

---

[1] سورۃ نٓ وَالْقَلَم.

Marfat.com

عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ۔

ترجمہ: البتہ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے آپس میں سے، شاق ہے اس پر جو ایذا تم کو ہو، حریص ہے تمہاری بھلائی کرنے پر، مہربانی کرنے والا ہے مسلمانوں پر۔

ماسوا ان آیات کے اور بہت آیات ہیں کہ جن سے فضائل اور کمالات عظمت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و باہر ہیں۔

اور ترجمہ اُن احادیثِ صحیحہ کا جو عنقریب لکھی ہیں تحریر ہوتا ہے:۔

کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہیں اولادِ آدم کے، اور قیامت کے دن آپ کے تابع دار بہت ہوں گے بہ نسبت اور انبیاء علیہم السلام کے، اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب اوّلین اور آخرین سے بزرگ ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اور سب سے پہلے آپ قبر سے نکلیں گے، اور سب سے پہلے آپ شفاعت کریں گے، اور سب سے پہلے آپ کی شفاعت مقبول ہوگی اور سب سے پہلے آپ دروازۂ جنت کو کھلوائیں گے اللہ تعالیٰ کے حکم سے، اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھائیں گے حمد کا جھنڈا دن قیامت کے اور آپ کے ہی جھنڈے کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور اور ماسوا ان کے انبیاءِ عُظّام علیٰ نبینا و علیہم الصلاۃ والسلام اور جمیع مومنین ہوں گے، اور فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو علمِ اولین آخرین سکھایا گیا، اور ہم سب انبیاء کے پیچھے آئے دنیا میں اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے یعنی درجہ اور مرتبہ میں اور یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا اور میں حبیب اللہ ہوں یعنی اللہ کا محبوب، اور میں کھینچنے والا ہوں پیغمبروں کا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں یعنی آپ پیشوا ہوں گے دن قیامت کے اور سب پیغمبر آپ کی پیروی کریں گے اور میں خاتم النّبیین ہوں کہ

Marfat.com

میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور فخر سے نہیں کہتا اور میں محمد ہوں بیٹا عبداللہ کا پوتا عبد المطلب کا تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا مخلوق کو پس گردانا مجھ کو ان کے بہتر میں، یعنی نور آپ کا ہر زمانہ میں جو بہترین اولادِ حضرت آدم علیہ السلام سے ہوتا اُس کو نورِ مذکور سے مُعَزَّزْ کیا جاتا، پھر کیا مخلوق کو دو فرقہ اور کیا مجھ کو بہتر فرقہ میں، پھر گردانا اللہ تعالیٰ نے فرقہ کو قبیلہ اور قوم اور کیا مجھ کو بہتر قبیلے میں، پھر بنایا اللہ تعالیٰ نے اُس قبیلے کو خاندان اور پیدا کیا مجھ کو بہتر خاندان میں، پس میں ساری مخلوق سے بہتر ہوں خاندان میں اور بہتر ہوں اپنی ذات میں اور میں سب لوگوں سے پہلے نکلوں گا جب اُٹھائیں جائیں گے یعنی قبروں سے دن حشر کے اور میں ان کا پیشوا ہوں گا جس وقت حق کے سامنے حاضر کیئے جائیں گے اور میں حق تعالیٰ سے بات کروں گا جس وقت سب چپکے ہوں گے اور میں ان کا شفیع ہوں گا جس وقت سب محبوس ہوں گے اور میں ان کا بشارت دینے والا ہوں جس وقت نا امید ہوں گے، اور کرامت اور کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی اور جھنڈا حمد کا اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں سب اولادِ آدم میں زیادہ بزرگ ہوں نزدیک اپنے رب کے، طواف کرتے ہیں میرا یعنی ہر وقت میرے ساتھ رہتے ہیں ہزار خادم فرشتے بہت خوبصورت، اور جب دن قیامت کا ہوگا تو میں سب انبیاء کا امام ہوں گا اور ان کا خطیب اور ان کا شفیع ہوں گا اور فخر سے نہیں کہتا، اگر آپ نہ ہوتے حق تعالیٰ مخلوق کو نہ پیدا کرتا، اور نہ ظاہر کرتا اپنی اُلوہیت اور خدائی کو، اور تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی میں تھے۔

اور سوائے اس کے اور بہت سی احادیث اسی طرح آپ کے اوصافِ کمال

اور کمالِ اوصاف میں وارد ہیں: ؎

نماند بعصیاں کسے در گرو [1]
کہ دارد چنیں سیّد پیشرو
محمد عربی کابروے ہردوسراست
کسیکہ خاك درش خاك بر سرِ او
خاکی وبہ اوج عرش منزل
امی وکتاب خانہ دردل

جمیع صفاتِ کمال میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل اور بے نظیر ہیں۔ ؎

نہ مثل اس کا ہوا پیدا نہ ہوگا اور نہ ہے کوئی
نہ مانوں مسئلہ ہرگز کسی زندیق مرتد کا

پس بڑے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو منع کرتے ہیں آپ کے ذکر شریف سے اور باز رہتے ہیں آپ کی تعظیم وتکریم سے بلکہ حرام اور بدعتِ سَیِّئَہ کہتے ہیں اور پھر اپنا نام محمدی اور عامل بالحدیث رکھتے ہیں یہ سراسر مخالفت ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی اور خلاف ہے سنّتِ صحابہ اور طریق تابعین وتبع تابعین اور اتفاقِ مجتہدین سلف اور علماءِ عاملین خلف کے، اس واسطے کہ ذکرِ ولادت اور شمائل شریفہ اور اخلاقِ منیفہ اور معراج اور معجزات اور وفات اس مظہرِ جامع جمیع

[1] کوئی شخص گناہوں کی باعث گروی نہیں رہے گا، کیوں کہ وہ ایسا سردار اپنا پیشوا رکھتا ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو دونوں جہانوں کی آبرو ہیں، جو شخص آپ کے در کی خاک نہیں اس کے سر پر خاک پڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاکی ہیں لیکن علوِ مرتبت کے اعتبار سے آپ کی منزل عرش ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی ہیں لیکن کتاب خانہ آپ کے دل میں ہے۔

Marfat.com

صفات کمالِ ظاہری و باطنی حق کے ثابت ہے کتاب وسنت اور آثارِ صحابہ اور اقوالِ تابعین وتبع تابعین اور اخبارِ سلف سے۔

بڑا سرمایۂ اعتراض اس فرقہ کا یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ قرونِ ثلاثہ یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اصحابِ کرام اور تابعین کے زمانہ میں یہ محفل منعقد نہیں ہوئی اور نہ قیام وقت ذکر ولادت کے ان تینوں زمانوں سے مروی ہوا اس لئے بدعت ہے۔

جواب......اس کا یہ ہے کہ اس کے نفسِ بدعت ہونے سے کوئی محظورِ شرعی لازم نہیں آتا دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کو کہ عہدِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ تھی:۔نِعْمَةُ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ. فرمایا:۔یعنی یہ اچھی بدعت ہے۔

پس خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول سے بدعت میں حُسن ثابت ہوا چنانچہ علماءِ اہلِ سنت نے بدعت کی پانچ قسمیں کی ہیں:۔

۱...... واجب۔ ۲......مستحب ۳...... مباح

۴...... مکروہ ۵......حرام

اور تفصیل ہر ایک کی موجبِ تطویل ہے علماءِ شریعت رحمہم اللہ تعالیٰ نے تفصیل بشرح وبسط اُس کے محل میں لکھی ہے اور اس مختصر میں گنجائش اُس کے درج کی نہیں ہے، لہٰذا ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

محفل مولد شریف جس میں اُن امورِ مذکورہ بالا کا بیان ہوتا ہے اُس کے اِستِحباب میں کیا شک ہے یہ سب امور تو زبانِ صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں،

غایت یہ ہے کہ بحیثیت اجتماع منقول نہیں ہیں فرادی فرادی[1] امروی ہیں پس اگر مجموعۂ روایات کو بہیئتِ اجتماعی پڑھیں تو اس کی ممانعت کی کیا وجہ ہے بلکہ موجب زیادت برکات اور باعث کثرتِ فیضان وانوار ہوگا چنانچہ کتب علومِ دینیہ خصوصاً علمِ تفسیر وحدیث مثل صحاح ستہ بخاری شریف ومسلم وغیرہما کہ جن کا رتبہ صحت میں بعد قرآن مجید کے کل علماءِ متقدمین ومتاخرین کے نزدیک مسلّم ہے باوجودیکہ وجود ان کتابوں کا قرونِ ثلاثہ میں نہ تھا اور پھر یہ کتابیں کتنے درجۂ صحت واعتبار کو پہنچیں اور اصولِ دین واساسِ شرح متین مقرر ہوئیں، جو لوگ منکر مولد شریف کے پڑھنے کے ہیں خاص کر ان کا دارومدار ان ہی کتابوں پر ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ ان کتابوں میں بھی احادیث واقوال وآثارِ صحابہ متفرق جمع کئے ہیں ایسے ہی مولد شریف میں بھی احادیث واقوالِ صحابہ کو جمع کر کے پڑھتے ہیں پس جو مولد شریف بروایاتِ صحیحہ جمع کیا ہوا ہو اُس کا پڑھنا اس بناء پر مثل کتب علومِ دینیہ کے ہوا، اور اگر ایسے مولد شریف کا پڑھنا بدعتِ سَیِّئَہ یا مکروہ وحرام ہو تو لازم آتا ہے کہ کتبِ مذکورہ کہ جو اصولِ دین ہیں ان کا پڑھنا بھی بدعتِ سَیِّئَہ یا مکروہ اور حرام ہو، اور قباحت اس کی اَظْهَر مِنَ الشَّمْسِ ہے اور یہ بھی لازم آتا ہے کہ جو لوگ مانع مولد شریف کے پڑھنے کے ہیں وہ ان کتب کا پڑھنا بھی ترک کر دیں غَایَةُ مَا فِی الْبَابِ اگر فرق حکم پڑھنے میں کیا جائے گا تو درجۂ استحباب سے مولد شریف کا پڑھنا کم نہ ہوگا۔

اب ہم چند نقول علماءِ فحول اہلِ سنت سے نقل کرتے ہیں جن سے استحبابِ محفل مولد شریف اور قیام کا ثبوت واضح اور مبرہن ہوتا ہے۔

---

[1] الگ، الگ۔

علامہ ابن حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَالْحَاصِلُ اِنَّ الْبِدْعَةَ الْحَسَنَةَ مُتَّفَقٌ عَلٰى نُدْبِهَا وَعَمَلُ الْمَوْلِدِ وَاجْتِمَاعُ النَّاسِ لَهُ كَذٰلِكَ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ وَمِنْ ثَمَّ قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْشَامَةَ شَيْخُ الْاِمَامِ النَّوَوِيِّ وَمِنْ اَحْسَنِ مَا ابْتُدِعَ فِىْ زَمَانِنَا مَايُفْعَلُ كُلَّ عَامٍ فِىْ الْيَوْمِ الْمُوَافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَاِظْهَارِ الزِّيْنَةِ وَالسُّرُوْرِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مَعَ مَافِيْهِ مِنَ الْاِحْسَانِ لِلْفُقَرَاءِ مُشْعِرٌ بِمَحَبَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيْمِهٖ فِىْ قَلْبِ فَاعِلِ ذٰلِكَ وَشُكْرًا لِّلّٰهِ عَلٰى مَامَنَّ بِهٖ مِنْ اِيْجَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ اَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ .تَمَّ كَلَامُهٗ .

قَالَ السَّخَاوِىُّ لَمْ يَفْعَلْهُ اَحَدٌ مِّنَ السَّلَفِ فِى الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَةِ وَاِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَ ثُمَّ لَايَزَالُ اَهْلُ الْاِسْلَامِ مِنْ سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْكِبَارِ يَعْمَلُوْنَ الْمَوْلِدَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِىْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ .

قَالَ ابْنُ الْجَزْرِىِّ مِنْ خَوَاصِّهٖ اَنَّهُ اَمَانٌ فِىْ ذَالِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ وَاَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَهُ مِنَ الْمُلُوْكِ صَاحِبُ اَرْبَلَ وَصَنَّفَ لَهُ ابْنُ دِحْيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى كِتَابًا فِى الْمَوْلِدِ سَمَّاهُ "اَلتَّنْوِيْرُ بِمَوْلِدِ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ" فَاَجَازَهُ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ وَقَدِاسْتَخْرَجَ لَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ عَسْقَلَانِى اَصْلًا مِنَ السُّنَّةِ وَكَذَا الْحَافِظُ السُّيُوْطِى وَرَدَّ عَلَى الْفَاكِهَانِىِّ الْمَالِكِىِّ فِىْ قَوْلِهٖ اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ مَّذْمُوْمَةٌ. انتهى .

ترجمہ: یعنی بدعتِ حسنہ کے استحباب پر علماء کا اتفاق ہے اور مولد شریف کا پڑھنا اور اس کے واسطے لوگوں کا جمع ہونا بھی بدعتِ حسنہ ہے اسی وجہ سے امام ابوشامہ جو استاد ہیں امام نووی کے فرماتے ہیں کہ بہترین بدعتِ حسنہ جو ہمارے زمانہ میں نکالی گئی ہے وہ یہ ہے جو ہر سال خیرات اور صدقات اور اظہارِ زینت اور سرور ایک دن میں کرتے ہیں اور وہ دن موافق روز ولادت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتا ہے، اس لئے اس میں باوجود احسان کے فقراء پر علامت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم کی بیچ دل اس شخص کے جو مولد شریف کو معمول بہ اپنا ٹھہراتا ہے اور اس میں شکر ہے اللہ تعالیٰ کا اُس کے احسان پر کہ پیدا کیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بھیجا ان کو واسطے رحمت عالمین کے۔

علامہ سخاوی نے کہا کہ اس عملِ مولد کو کسی نے سلف سے قرونِ ثلاثہ میں نہیں کیا بعد قرونِ ثلاثہ کے حادث ہوا پھر ہمیشہ کرتے رہے اہلِ اسلام محفل مولد شریف کو تمام اطراف بلاد اور بڑے بڑے شہروں میں خیرات کرتے ہیں ان راتوں میں جن میں مولد شریف پڑھتے ہیں، طرح طرح کی خیرات اور بڑا اہتمام کرتے ہیں مولد شریف کے پڑھنے کا اور ظاہر ہوتی ہیں ان پر بہت برکات۔

کہا علامہ ابن جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہ مولد شریف کی خاصیات سے ہے یہ بات کہ جو شخص اس کو پڑھے یا پڑھوائے تو تمام سال آفات سے امن میں ہو جائے اور جو مراد اور مطلب ہو جلد پائے، اور پہلے جس نے شروع کیا اس محفل مولد شریف کو بادشاہوں میں سے بادشاہ اربل تھا اور فاضل ابن دحیہ نے اُس کے واسطے ایک کتاب مسمّٰی بہ ''تنویر'' بیانِ مولد شریف میں لکھی، بادشاہ نے ہزار اشرفی اُس کے صلہ میں دی۔

اور حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے مولد شریف کی اصل حدیث سے نکالی۔

اور اسی طرح شیخ حافظ جلال الدین سیوطی نے اس کو سنت سے ثابت کیا اور فاکہانی مالکی کے اس قول کا کہ ''عملِ مولد بدعت مذمومہ ہے'' رد کیا۔

ہم تھوڑی سی عبارت اُس رسالہ سے جس کو حافظ محقق جلال الدین سیوطی نے تالیف فرمایا ہے اور اصل مولد کی سنت سے استخراج کی ہے اور دادِ تحقیق دی ہے نقل کرتے ہیں تاکہ طالبینِ حق اور شائقین اظہارِ صدق اُس تحقیق سے بالکل محروم نہ رہ جائیں۔

وَفِيْهَا كِفَايَةٌ لِّمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْاَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَشَهِيْدٌ [1]

اور وہ عبارت یہ ہے:۔

وَبَعْدُ فَقَدْ وَقَعَ السُّؤَالُ عَنِ الْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ فِيْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ مَاحُكْمُهٗ مِنْ حَيْثُ الشَّرْعِ هَلْ هُوَ مَحْمُوْدٌ اَوْ مَذْمُوْمٌ وَعَمَلٌ يُّثَابُ فَاعِلُهٗ اَمْ لَا ؟

اَلْجَوَابُ ......اَنَّ اَصْلَ الْمَوْلِدِ هُوَاجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَرِوَايَةِ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِيْ مَبْدَءِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاوَقَعَ فِيْ مَوْلِدِهٖ مِنَ الْاٰيَاتِ ثُمَّ يُمَدُّ لَهُمْ سِمَاطٌ يَّاْكُلُوْنَهٗ وَيَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَةِ يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ قَدْرِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِظْهَارِ الْفَرْحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

---

[1] اور اس میں اس شخص کے لئے کفایت کا سامان ہے جس کے سینے میں دل ہو، کان لگا کر سنے اور حاضر الذہن ہو۔

Marfat.com

وَاَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَهُ صَاحِبُ اَرْبَلَ الْمَلِكُ الْمُظَفَّرُ اَبُوْسَعِيْدٍ كَوْكَرِیُّ بْنُ زَیْنِ الدِّیْنِ اَحَدُ الْمُلُوْكِ الْاَمْجَادِ وَالْكُبَرَاءِ الْاَجْوَادِ وَكَانَ لَهُ اٰثَارٌ حَسَنَةٌ. قَالَ ابْنُ كَثِیْرٍ فِیْ تَارِیْخِهٖ كَانَ یَعْمَلُ الْمَوْلِدَ الشَّرِیْفَ فِیْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ وَیَحْتَفِلُ بِهٖ احْتِفَالًا هَائِلًا وَّكَانَ شُجَاعًا بَطَلًا، عَاقِلًا عَالِمًا رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاَكْرَمَ مَثْوَاهُ قَالَ وَصَنَّفَ الشَّیْخُ اَبُوالْخَطَّابِ بْنِ دِحْیَةَ لَهُ مُجَلَّدًا فِیْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ "اَلتَّنْوِیْرُ فِیْ مَوْلِدِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ" فَجَازَاهُ عَلٰی ذَالِكَ اَلْفَ دِیْنَارٍ.

وَقَالَ ابْنُ خَلْكَانَ فِیْ تَرْجَمَةِ الْحَافِظِ اَبِی الْخَطَّابِ ابْنِ دِحْیَةَ كَانَ مِنْ اَعْیَانِ الْعُلَمَاءِ وَمَشَاهِیْرِ الْفُضَلَاءِ. اِنْتَهٰی

اَلْاِخْتِصَارُ، وَقَدْ سُئِلَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ حَافِظُ الْعَصْرِ اَبُوالْفَضْلِ ابْنُ حَجَرٍ نِالْعَسْقَلَانِی رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ عَمَلِ الْمَوْلِدِ فَاَجَابَ بِاَنَّ اَصْلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ لَّمْ یُنْقَلْ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ فِی الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَةِ وَلٰكِنَّهَا مَعَ ذٰلِكَ فَقَدِ اشْتَمَلَتْ عَلَی الْمَحَاسِنِ قَصَدُوْهَا فَمَنْ تَحَرّٰی فِیْ عَمَلِهَا الْمَحَاسِنَ وَتَجَنَّبَ ضِدَّهَا كَانَ بِدْعَةً حَسَنَةً وَمَنْ لَّا فَلَا وَقَدْ ظَهَرَ لِیْ تَخْرِیْجُهَا عَلٰی اَصْلِ الثَّابِتِ وَهُوَ مَاثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدَ الْیَهُوْدَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ سَاَلَهُمْ فَقَالُوْا هُوَ یَوْمٌ اَغْرَقَ اللّٰهُ فِیْهِ فِرْعَوْنَ وَنَجّٰی مُوْسٰی فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی مَامَنَّ بِهٖ فِیْ یَوْمٍ مُّعَیَّنٍ مِّنْ اِبْدَاءِ نِعْمَتِهٖ وَدَفْعِ نِقْمَتِهٖ وَیُعَادُ ذٰلِكَ فِیْ نَظِیْرِ ذٰلِكَ الْیَوْمِ مِنْ كُلِّ

Marfat.com

سَنَةٍ وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى يَحْصُلُ بِاَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ السُّجُوْدِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ وَاَیُّ نِعْمَةٍ اَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِتَوَلُّدِ هٰذَا النَّبِیِّ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی هٰذَا فَيَنْبَغِیْ اَنْ يَّتَحَرَّی الْيَوْمَ بِعَيْنِهٖ حَتّٰی يُطَابِقَ قِصَّةَ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ فِیْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَاِنْ لَّمْ يَلَاحَظْ ذَالِکَ لَمْ يُبَالِیْ بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فِیْ اَیِّ يَوْمٍ مِّنَ الشَّهْرِ بَلْ تَوَسَّعَ قَوْمٌ فَنَقَلُوْهُ اِلٰی يَوْمِ السَّنَةِ وَفِيْهِ مَافِيْهِ فَهٰذَا مَايَتَعَلَّقُ بِاَصْلِ عَمَلِهٖ وَاَمَّامَايُعْمَلُ فِيْهِ فَيَنْبَغِیْ اَنْ يُّقْتَصَرَ فِيْهِ عَلٰی مَايُفْهَمُ مِنْهُ الشُّكْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ نَّحْوِ مَاتَقَدَّمَ ذِكْرُهٗ مِنَ التِّلَاوَةِ وَالْاِطْعَامِ وَالصَّدَقَةِ وَاِنْشَادِ شَیْءٌ مِّنَ الْمَدَائِحِ النَّبَوِيَّةِ اَعْنِی الْاَشْعَارَ النَّعْتِيَّةَ الْمُحَرِّكَةَ لِلْقُلُوْبِ اِلٰی فِعْلِ الْخَيْرِ وَالْعَمَلِ لِلْاٰخِرَةِ وَاَمَّامَايُتَّبَعُ ذَالِکَ مِنَ السَّمَاعِ وَاللَّهْوِ وَغَيْرِ ذٰلِکَ فَيَنْبَغِیْ اَنْ يُّقَالَ مَاكَانَ مِنْ ذَالِکَ مُبَاحًابِحَيْثُ يُعِيْنُ السُّرُوْرَ بِذَالِکَ الْيَوْمِ لَابَأْسَ بِاِلْحَاقِهٖ وَمَاكَانَ حَرَامًا اَوْمَكْرُوْهًا فَيُمْنَعُ وَكَذَامَاكَانَ خِلَافُ الْاَوْلٰی. اِنْتَهٰی .

عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ نَّفْسِهٖ بَعْدَ النُّبُوَّةِ مَعَ اَنَّهٗ وَرَدَ اَنَّ جَدَّهٗ عَبْدَالْمُطَّلِبِ عَقَّ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِ وِلَادَتِهٖ وَالْعَقِيْقَةُ لَاتُعَادُ مَرَّةً ثَانِيَةً فَيُحْمَلُ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ الَّذِیْ فَعَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ اِظْهَارًا لِّلشُّكْرِ عَلٰی اِيْجَادِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِيَّاهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَتَشْوِيْقًا لِّلْاُمَّةِ كَمَا كَانَ يُصَلِّیْ عَلٰی نَفْسِهٖ لِذٰلِکَ فَيُسْتَحَبُّ لَنَا اِظْهَارُ الشُّكْرِ بِمَوْلِدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی

Marfat.com

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالاجْتِمَاعِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ مِنْ وُجُوْهِ الْقُرُبَاتِ وَاِظْهَارِ الْمَسَرَّةِ.

ثُمَّ رَاَیْتُ اِمَامَ الْقُرَّاءِ الْحَافِظَ شَمْسَ الدِّیْنِ ابْنِ الْجَزْرِیِّ قَالَ فِیْ کِتَابِهٖ 'عَرْفُ التَّعْرِیْفِ بِالْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ' اَنَّهُ قَدْرَاٰی اَبُوْلَهَبٍ فِی النَّوْمِ فَقِیْلَ لَهٗ مَاحَالُکَ؟ فَقَالَ فِی النَّارِ اِلَّا اَنْ یُّخَفَّفَ عَنِّیْ کُلَّ لَیْلَةِ اثْنَیْنِ وَاَمُصُّ مِنْ بَیْنِ اِصْبَعَیْ هَاتَیْنِ مَاءً بِقَدْرِهٰذَا وَاَشَارَ بِرَاْسِ اِصْبَعِهٖ وَاِنَّ ذٰلِکَ بِاِعْتَاقِیْ ثُوَیْبَةَ عِنْدَ مَابَشَّرَتْنِیْ بِوِلَادَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِاِرْضَاعِهَا لَهٗ فَاِذَاکَانَ اَبُوْلَهَبٍ بِالْکَافِرُ الَّذِیْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِذَمِّهٖ جُوْزِیَ فِی النَّارِ لِفَرْحِهٖ بِمَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَاحَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَمْرِیْ اِنَّمَایَکُوْنُ جَزَاءُهٗ مِنَ الْمَوْلَی الْکَرِیْمِ اَنْ یُّدْخِلَهٗ بِفَضْلِهٖ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ.

وَقَالَ الْحَافِظُ نَاصِرُالدِّیْنِ بْنُ شَمْسِ الدِّیْنِ الدِّمَشْقِیِّ فِیْ کِتَابِهِ الْمُسَمّٰی " عُوْدَةُ الصَّادِیْ فِیْ مَوْلِدِ الْهَادِیْ " وَقَدْ صَحَّ اَنَّ اَبَالَهَبٍ یُخَفَّفُ عَنْهُ عَذَابُ النَّارِ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ لِاِعْتَاقِهٖ ثُوَیْبَةَ سُرُوْرًا بِمِیْلَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَنْشَدَ ؎

اِذَاکَانَ هٰذَاکَافِرًا جَاءَ ذَمُّهٗ
وَتَبَّتْ یَدَاهُ فِی الْجَحِیْمِ مُخَلَّدًا
اَتٰی اَنَّهٗ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ دَائِمًا
تَخْفِیْفٌ عِنْدَ السُّرُوْرِ بِاَحْمَدَا

فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِیْ کُلُّ عُمْرِہٖ
بِاَحْمَدَ مَسْرُوْرٌ وَّمَاتَ مُوَحِّدًا

اِنْتَھٰی کَلَامُ السیوطی .

ترجمہ: یعنی علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

کہ استفتاء کیا لوگوں نے کہ ربیع الاول کے مہینے میں جو مولد شریف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھا جاتا ہے اور محفل مولد کی جاتی ہے اس کا ازروئے شرع شریف کیا حکم ہے آیا یہ عمل مقبول ہے یا مردود اور اس کا کرنے والا ثواب پائے گا یا نہیں؟

جواب.. اس کا یہ ہے کہ اصل مولد شریف جو عبارت ہے ان چار باتوں سے:

☆ ایک تو اجتماع لوگوں کا محفل میں۔

☆ دوسرے پڑھنا قران شریف کی بعض آیات اور بعض سورتوں کا جو جس سے ہو سکے۔

☆ تیسرے بیان کرنا ان روایات اور احادیث کا جو ابتداءِ ولادت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں وارد ہیں اور ان معجزات کا جو ظاہر ہوئے میلاد مبارک میں۔

☆ چوتھے بچھانا دسترخوان کا اور کھانا کھلانا اہلِ محفل کو، پھر لوٹ جانا ان کا۔

سوائے ان چار امروں کے اور کوئی امر ان سے زیادہ نہیں ہے بدعتِ حسنہ ہے، اس کا کرنے والا ثواب پائے گا اس واسطے کہ اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور اس میں اظہار ہے فرحت اور خوشی کا ساتھ ولادت باسعادت آں حضرت صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم کے اور اوّل جس شخص نے یہ محفل قائم کی بادشاہ ''اَربل'' تھا جس کا نام ''مظفر ابو سعید'' ہے یہ بادشاہ بزرگ تھا اور سخی، اور اس بادشاہ کے اوصاف ذاتی پسندیدہ تھے۔

فاضلِ جلیل ابنِ کثیر اس کے حال میں لکھتے ہیں کہ: یہ بادشاہ ہمیشہ ربیع الاول کے مہینہ میں محفل مولد شریف کیا کرتا تھا اور بڑے اہتمام اور تزک سے اُس کی محفل آراستہ ہوتی تھی اور یہ بادشاہ دلیر اور بہادر اور عقل مند اور عالم تھا۔

شیخ ابوالخطاب ابن دحیہ نے ایک کتاب مولد شریف کے بیان میں تصنیف کی جس کا نام ''اَلتَّنْوِیْرُ فِیْ مَوْلِدِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ'' رکھا اور وہ بادشاہ اَربل کی خدمت میں پیش کی بادشاہ نے اُس کے صلہ میں شیخ موصوف کو ہزار اشرفی عطاء فرمائی۔

ابنِ خلکان اپنی تاریخ میں بیچ احوال شیخ ابوالخطاب ابنِ دحیہ کے لکھتے ہیں کہ یہ علماءِ معتبرین اور فضلاءِ مشہورین میں سے تھے۔ اِنْتَھٰی

اور شیخ الاسلام حافظ العصر ابوالفضل ابن حجر عسقلانی سے محفلِ مولد کا استفتاء لوگوں نے پوچھا تو آپ نے جواب لکھا کہ:۔

اصلِ مولد بدعت ہے، سلف صالح یعنی اہلِ قرونِ ثلاثہ سے منقول نہیں لیکن باوجود اس کے اس میں بہت سی خوبیاں ہیں جو محفل کرنے والے اُس کا قصد اور نیت کرتے ہیں، پس جو شخص بہ نیت ان خوبیوں کے اس عمل کو کرے اور مقصود اُس کا وہ خوبیاں ہوں جو اس میں ہیں اور بچے ان کی ضد سے جو برائیاں ہیں تو اس کے لئے یہ عمل مولد شریف بدعتِ حسنہ ہے۔ اور جس کی یہ نیت اور قصد نہ ہو تو اس کے لئے نہیں ۔اور بے شک ظاہر ہوئی ہے مجھے اس عمل مولد کے جواز کی ایک دلیل عمدہ اور وہ

Marfat.com

حدیث ہے بخاری اور مسلم کی کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو پایا یہود کو کہ روزہ رکھتے تھے وہ عاشورے کے دن پس پوچھا آپ نے اُن سے اس کا سبب تو انہوں نے بیان کیا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ڈبویا فرعون کو اور نجات دی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پس ہم روزہ رکھتے ہیں اس دن میں اللہ تعالیٰ کے شکر کے واسطے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان پر شکر کرنا چاہیے خاص اُس روز مُعَیَّن میں جس میں حق تعالیٰ نے فضل واحسان فرمایا ہے اور عذاب ومصیبت کو دفع کیا ہے اور ہر سال میں خاص اُس دن شکر کا اِعادہ چاہیے اور شکر حق تعالیٰ کا حاصل ہوسکتا ہے انواعِ عبادات سے جیسے سجدہ اور روزہ اور خیرات اور تلاوتِ قرآن مثلاً۔ اور کون سا فضل اور احسانِ الٰہی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے بڑھ کر ہے کہ نبی رحمت ہیں تمام عالَم کے واسطے اور یہ فضل جمیع اَفضال اور انعاماتِ الٰہیہ کا اصلِ اصول ہے، پس اس بنا پر سزاوار ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کا دن مقرر اور مُعَیَّن کریں اس محفل مولد شریف کے واسطے کہ وہ روز دوشنبہ ہو، تاکہ مطابقت ہو اس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصۂ مذکور سے جو یومِ عاشورا میں واقع ہوا اور اگر بغیر لحاظ اور التزامِ تعیُّن اس دن کے کریں تو اس کا بھی کچھ مضائقہ نہیں مہینے میں سے جونسے دن چاہیں محفل مولد شریف کریں بلکہ ایک جماعت نے اس سے زیادہ آسانی اور وسعت نکالی ہے کہ سال بھر میں جونسے دن چاہیں اس محفل شریف کو منعقد کریں اور اس میں ایک بڑی خیر وبرکت اور خوبی ہے، یہ تو کلام تھا اصل عملِ مولد اور اس کی دلیل میں۔ باقی رہی یہ بات کہ اس میں کیا چیز کرنی مناسب

Marfat.com

ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سزاوار اس میں یہ ہے کہ وہ امور کیے جائیں کہ جن سے شکرِ الٰہی ظاہر ہو اور سمجھا جائے مثل اُن امور کے جو مذکور ہوئے یعنی تلاوتِ قرآن شریف اور کھانا کھلانا اور خیرات کرنا اور اشعارِ نعتیہ مثل قصائد اور غزلیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پڑھنا جن سے ذوق اور شوق اہلِ محفل کے واسطے پیدا ہو نیک کاموں کا اور اعمالِ آخرت کا۔ باقی رہا راگ اور باجا اور سوا اس کے جو بعضے امور متعلق رونق محفل اور اظہار فرح وسرور کے ہیں اس میں تفصیل مناسب ہے، اور وہ یہ ہے کہ جو امر مباح ایسا کہ باعث سرور اور خوشی کا ہو ساتھ یومِ ولادت باسعادت کے تو اس کا مضائقہ نہیں۔ یعنی وہ سب درست اور جائز ہے [1]۔ اور جو امر حرام یا مکروہ ہو اس سے ممانعت چاہیے بلکہ جو خلافِ اولیٰ ہو اس سے بھی ممانعت اولیٰ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا اپنی ذات مبارکہ کا بعد اعلانِ نبوت کے حالاں کہ آپ کے دادا حضرت عبد المطلب آپ کی ذات مقدسہ کا عقیقہ ساتویں دن روز ولادت شریفہ سے کر چکے تھے اور عقیقہ دوبارہ نہیں کیا جاتا پس یہ عقیقہ کرنا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر محمول ہے کہ آپ نے اظہارِ شکر کے واسطے عقیقہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا کیا رحمۃ للعالمین اور نیز اُمت کو شوق دلانے کے واسطے یعنی شوق وفرحت وسرور بسبب ولادت شریفہ کے کہ جس طرح آپ اپنے اوپر درود بھیجتے تھے بغرض تعلیم وتشویق امت۔

---

[1] یہاں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ محفل مولد شریف میں جو تکلفات مثل فرش اور چوکی بچھانا شامیانہ وغیرہ کھڑا کرنا اور شب کے وقت روشنی کثیر واسطے زینت محفل کے اور ہار و پان و پھول وغیرہ کا مہیا کرنا اور گلاب وکیوڑہ کا چھڑکنا یا عطر کا ملنا یا تقسیم شرینی وغیرہ کرنا سب مستحب اور بے شبہ جائز اور درست ہے کیونکہ تحت قاعدہ کلیہ شرع یعنی اباحت واستحباب کے داخل ہے اسی طرح اشعارِ نعتیہ دو دو یا تین تین یا زائد کا باہم ملکر پڑھنا بلند آواز سے یہ سب مستحب ہے۔ منہ ۱۲

Marfat.com

سو اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو میلاد شریف کا شکریہ ظاہر کرنا مستحب ہے اس طور سے کہ محفل مولد شریف کے واسطے جمع ہوں اور کھانے وغیرہ کھلاویں اور جو جو انواع خیرات ہو سکے بجالائیں اور جو جو امور اظہارِ مسرت کے ہوں ان کو ادا اور مہیا کریں۔

پھر میں نے دیکھا امام القراء حافظ شمس الدین ابن جزری کو کہ وہ اپنی کتاب میں جس کا نام "عرف التَّعْرِيْفِ بِالْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ" ہے فرماتے ہیں:۔

کہ تحقیق ابولہب خواب میں دیکھا گیا اور اُس سے پوچھا گیا کہ تیرا کیا حال ہے تو اس نے کہا میں دوزخ میں پڑا ہوں مگر دوشنبہ کی رات میں مجھ پر تخفیفِ عذاب ہوتی ہے اور کسی قدر پانی چوسنے کو مل جاتا ہے میری انگلیوں میں سے اور یہ بعوض اُس خوشی کے جو میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی بشارت میں کی تھی کہ لونڈی ثُوَیْبَۃ کو اس خوشی میں اُس دن آزاد کر دیا تھا بسبب اس بات کے کہ اُس نے مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مژدہ سنایا تھا اور اس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، پس جب ابولہب سے کافر پر جس کی مذمت میں قرآن شریف نازل ہے تخفیفِ عذاب ہوئی ببرکت فرحت ولادت شریف کے تو پھر جو شخص مسلمان مُوَحِّد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہو اور میلاد شریف نبوی سے خوش ہو تو اس کا کیا پوچھنا ہے، اُس کے ثواب اور رفعِ درجات کو یہاں سے اندازہ کرنا چاہیے، غرض جو شخص کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی کرے اس کی جزا میں یقیناً خداوند کریم بمقتضائے فضل عمیم اس کو داخل کرے گا جناتِ نعیم میں۔

Marfat.com

شیخ علامہ حافظ ناصر الدین بن شمس الدین دمشقی اپنی کتاب
"عُودَةُ الصَّادِیْ فِیْ مَوْلِدِالْهَادِیْ" میں لکھتے ہیں:۔

کہ تحقیق صحت کو پہنچی یہ بات کہ ابولہب پر دوزخ میں تخفیف عذاب ہوتی ہے دوشنبہ کے دن بجہت اس بات کے کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی کو کہ جس کا نام ثُوَیْبَۃ تھا جس وقت اُس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مژدہ ابولہب کو سنایا اُس نے اُس لونڈی کو آزاد کیا، پھر صاحب کتاب "عُودَةُ الصَّادِیْ" نے چند اشعار لکھے جن کا مضمون یہ ہے:۔

ہو جس وقت کافر ابو لہب سا مذمت میں ہے جس کے تبت یدا
دوشنبہ کو تخفیف کا مستحق خوشی میں ولادت کی اے باصفا
تو پھر عبد مؤمن کی نسبت گمان ہے کیا حق تعالیٰ سے روزِ جزا
خوشی میں جو حضرت کے میلاد کی جیا عمر بھر اور اس میں مرا

تمام ہوئی عبارت سوال و جواب شیخ علامہ ابن حجر عسقلانی اور شیخ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی۔

اور نیز علامہ محقق شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جوابِ فاکہانی اور جوابِ امیر الحاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور جمیع شبہات ان کے اٹھائے، اور علامہ محمد بن یوسف شامی نے اپنی کتاب میں جس کا نام سیرتِ شامی کے ساتھ مشہور ہے اثباتِ مولد شریف میں عمدہ تحقیق کی اور بہت سے اقوال وفتاوی علماءِ معتمدین اور فضلاءِ مستندین کے نقل کیئے۔

اسی طرح مولانا ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مولد شریف کے اِثبات

Marfat.com

میں رسالہ تالیف کیا اور اس میں نقولِ صحیحہ اور اَدِلّہ صریحہ اثباتِ مولد کے درج کئے، خلاصہ یہ کہ تحریر وتقریرِ فضلاءِ مذکورین سے بخوبی یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا کہ عملِ میلاد حضرت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات موجب امن ہے دنیا میں اور باعث حصولِ اجر کا آخرت میں بہ انواع نعیم جنات، اور کیوں نہ ہو جب ابولہب سے کافر کو جس کی شقاوت پر نص قطعی قرآن ناطق ہے بسبب خوشی میلاد مبارک کے عذابِ دوزخ سے راحت ملی تو محبِّ صادق اور مومنِ کامل کے واسطے امن وامان اور بشارتِ دوجہاں کس طرح حاصل نہ ہو۔

اور تحقیقِ سابق سے یہ امر بھی کرسی نشین وضاحت ہوا کہ عملِ مولدِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم معمول بہ ہے فضلاءے سلف وخلف اور علماءِ جمیع بلادِ اہلِ اسلام کا جیسے حرمین شریفین زَادَ هُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا اور مُلکِ یمن اور مصر اور عراقین اور مُلکِ مغرب اور ہندوستان اور اقلیم شام وغیرہا سب جگہ کے علماءِ اعلام اور مشائخ عظام اور سلاطین وحکام بلکہ سائر خواص وعوام بکمالِ اہتمام اس محفلِ منیف اور مولد شریف کو کرتے ہیں اور اس میں حاضر ہو کر ذکرِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور قصائدِ نعتیہ اور اشعارِ مدحیہ مصطفویہ سے فیض پاتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس حضوری اور اس عمل شریف کو موجب حصولِ سعادتِ دارین اور باعثِ فوز وفلاحِ کونین بجہت ذریعہ قربِ سید الثقلین محبوب رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جانتے ہیں یہاں تک کہ ممالکِ مذبورہ اور اقالیمِ مسطورہ میں عوراتِ ضعیفہ اور عجائز بیوہ جو کچھ اپنی محنت مزدوری اور کسبِ حلال سے پیدا کرتی ہیں بامید حصولِ سعادت وقبولیت اس محفل کو منعقد کرتی ہیں اور زمانہ قدیم سے علماءِ اصفیاء ومشائخ اتقیاء آج تک اس محفل مبارک

Marfat.com

میں شریک ہوتے آئے ہیں اور کسی نے علماءِ معتبرین اور فضلائے معتمدین سے اس محفل پر کبھی زبانِ اعتراض نہیں کھولی اور حرفِ انکار لب پر نہیں لائے بلکہ غایت تعظیم وتکریم سے بسروچشم حاضر ہوتے چلے آئے ہیں مگر بعضے افراد ناقصین نے خلاف جماعت علماءِ معتبرین کا اختیار کیا اور حکم اُن کا حکم شاذ اور نادر کا ہے اور نادر چیز اعتبار سے ساقط ہے۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ روایات ونقول علماءِ فحول سے مانند حافظ ابوالخیر سخاوی وحافظ ابو الخیر بن الجزری وحافظ ابو شامہ وعلامہ ابن طغربل صاحب درِ منتظم اور حافظ ناصرالدین بن شمس الدمشقی وملک عادل صاحب اربل وعلامہ محمد بن یوسف مؤلف سیرت شامی وحافظ ابن حجر عسقلانی وحافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ ابن حجر مکی وعلامہ ابن کثیر وعلامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور مانند ان کے بہت سے علماءِ معتبرین جن کے نام معتمد کتب میں مذکور ہیں اور وہ مستند ہیں امتِ مرحومہ کے، ثبوتِ محفل مولد شریف اور پڑھنا اشعارِ نعتیہ کا اور اظہار کرنا فرحت وسرور کا جو موجب ہے مزید شوق اور ازدیادِ محبت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کَالشَّمْسِ فِیْ نِصْفِ النَّھَارِ واضح ہوگیا۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ وَمِنْہُ التَّوْفِیْقُ ھُنَالِکَ ۔

اور خوشی وفرحت میلاد شریف کی اس آیت شریفہ سے ثابت ہے:۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ۔

ترجمہ: کہ ساتھ فضل اللہ کے اور ساتھ رحمت اس کی کے پس چاہیے کہ خوش ہوں۔

یعنی ساتھ فضل اور رحمت اللہ تعالیٰ کے خوش ہونا بحکم آیہ شریفہ سب اہلِ اسلام پر فرض ہے اور کوئی فضل ورحمت اللہ کا اپنے بندوں پر وجود باجود حضرت شفیع المذنبین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہیں ہے لہٰذا خوشی آپ کی ولادت شریف کی جس قدر حدِ امکان میں ہو اُس کا بجالانا اتنا کہ حدِ اِباحت سے متجاوِز نہ ہو اہلِ اسلام پر لازم اور ضروری ہے اور فرحت وخوشی میلاد شریف کی نہ کرنا بمقتضائے اس آیت شریفہ کے خلاف کرنا حکمِ الٰہی سے ہے۔

Marfat.com

بحث اِثباتِ قیام

اسی طرح علماءِ دین اور مفتیانِ شرع متین قائل ہیں مستحب ہونے قیام وقت ذکر ولادت باسعادت کے جو خاص واسطے تعظیم وتکریم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے ہیں چنانچہ تعظیم وتکریم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن شریف کی آیت سے ثابت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے:۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ۔

ترجمہ: تحقیق بھیجا ہم نے تجھ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا تاکہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کے اور مدد کرو اس کی اور تعظیم کرو اس کی۔

اس آیت شریفہ سے تعظیم کرنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہوئی اور مِنْ جُمْلَہ اقسامِ تعظیم سے قیام کرنا بھی ہے اور تعظیم کرنا کوئی قسم ہو مخصوص بقید حیاتِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے بلکہ عام ہے حالت حیات اور بعد رحلت شریف کے، اور تعظیم وتکریم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی ثابت ہے پس اس قیام کا بھی حکم بدعت حسنہ سے بڑھ کر مرتبۂ وجوب کو ہوا اس لئے کہ اصل اس کی ثابت ہے آیت قرآن شریف اور اصحاب کے قول وفعل سے۔ اگر عاشقانِ جمال باکمال اور شیفتگان صورتِ بے مثال بہ نیتِ تعظیم

وتکریم قیام کریں تو کیا محل رد وقدح کا ہے اور کون سی وجہ استبعاد اور استنکاف[1] کی اس میں نکل سکتی ہے بعد اس بات کے کہ متفق علیہ ہے اہلِ سنت وجماعت کا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیّ یعنی زندہ ہیں۔

اب ہم چند اقوال اور فتاوے علماءِ معتبرین کے در بابِ استحبابِ قیامِ مذکور نقل کرتے ہیں۔

علامہ محمد بن یوسف سیرتِ شامی میں فرماتے ہیں:۔

قَالَ ذُوالْمَحَبَّةِ الصَّادِقَةِ حسان زمانه ابو زکریا یحیی بن یوسف الصرصری رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ قَصِیْدَةٍ مِّنْ دِیْوَانِهٖ ؎

قَلِیْلٌ لِمَدْحِ الْمُصْطَفَی الْخَطُّ بِالذَّهَب
عَلٰی فِضَّةٍ مِّنْ خَطِّ اَحْسَنَ مَنْ کَتَب
وَاَنْ تَنْهَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهٖ
قِیَامًا صُفُوْفًا اَوْجَثِیًّا عَلَی الرُّکَب
اَمَا اللّٰهُ تَعْظِیْمًا لَهٗ کَتَبَ اسْمَهٗ
عَلٰی عَرْشِهٖ یَارُتْبَةً سَمَتِ الرُّتَب

وَاتُّفِقَ اَنَّ مُنْشِدًا اَنْشَدَ هٰذِهِ الْقَصِیْدَةَ فِیْ خَتْمِ دَرْسِ شَیْخِ الْاِسْلَامِ الْحَافِظِ تَقِیِّ الدِّیْنِ اَبِی الْحَسَنِ السُّبْکِی وَالْقُضَاةُ وَالْاَعْیَانُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَمَّاوَصَلَ الْمُنْشِدُ اِلٰی قَوْلِهٖ:.

وَاَنْ تَنْهَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَسَمَاعِهٖ. اِلٰی اٰخِرِ الْبَیْتِ

---

[1] برائی کی وجہ سے کسی چیز کو چھوڑنا۔

Marfat.com

قَامَ الشَّیْخُ لِلْحَالِ قَائِمًا عَلٰی قَدَمَیْہِ امْتِثَالًا لِّمَا ذَکَرَ الصَّرْصَرِیُّ وَحَصَلَ لِلنَّاسِ سَاعَۃٌ طَیِّبَۃٌ. ذَکَرَ ذٰلِکَ وَلَدُہٗ شَیْخُ الْاِسْلَامِ اَبُوْنَصْرِ عَبْدُالْوَھَّابِ فِیْ تَرْجَمَۃٍ مِنَ الطَّبَقَاتِ الْکُبْرٰی. اِنْتَھٰی

ترجمہ: یعنی کہا سچی محبت والے نے جو اپنے زمانہ کے حسان تھے جن کا نام ابوزکریا یحیٰی بن یوسف صرصری ہے اپنے دیوان کے ایک قصیدہ میں جس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے:۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سونے کی روشنائی سے چاندی کی تختی پر عمدہ خوش نویس کے خط سے لکھی جائے تو تھوڑا ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سن کر بزرگان کھڑے ہو جائیں صفیں باندھ کر، یا دوزانوں بیٹھ جائیں جھک کر تھوڑا ہے۔ کیا حق تعالیٰ نے آپ کی یہ تعظیم نہیں فرمائی ہے کہ آپ کا نام مبارک عرش پر لکھا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا رتبہ ہے کہ سب رتبوں سے بلند ہے۔

ایک روز حسب اتفاق یہ قصیدہ کسی شخص نے شیخ الاسلام تقی الدین سبکی کے آخر درس میں پڑھا اور اُس جلسہ میں بہت سے مفتیانِ شرع شریف اور سردار اور رئیس حاضر تھے جب پڑھنے والا اس شعر تک پہنچا: وَاَنْ تَنْھَضَ الْاَشْرَافُ الخ تو شیخ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے واسطے تعظیم بجالانے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موافق کہنے صرصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے اور لوگوں پر تھوڑی دیر تک اس میں ایک حالت ذوق وشوق رہی۔

ذکر کیا اس مضمون کو شیخ تقی الدین سبکی کے فرزند ارجمند شیخ الاسلام ابونصر عبد الوھاب نے تذکرہ شیخ میں بیچ کتاب طبقات کبری کے۔

Marfat.com

اور علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ ''عقد الجواہر'' میں لکھتے ہیں:۔

وَقَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ اَئِمَّةٌ ذُوْرِوَايَةٍ وَرَوِيَّةٍ فَطُوْبٰى لِمَنْ كَانَ تَعْظِيْمُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايَةَ مَرَامِهٖ وَمَرْمَاهُ.

یعنی مستحسن سمجھا ہے قیام کو وقت ذکر ولادت کے ائمۂ حدیث اور ائمۂ فقہ یعنی محدثین اور فقہاء نے جو امام ہیں فنِ حدیث اور فقہ کے پس بشارت ہو اُس شخص کے لئے جس کا غایت مقصود اور نہایت مطلب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہو۔

اس قیام کے سوال کے جواب میں مذاہب اربعہ کے مفتیوں نے جو مکہ معظمہ میں اِستحسان کے باب میں فتویٰ دیا ہے نقل کیا جاتا ہے۔

مفتی احناف کی یہ عبارت ہے:۔

اِسْتَحْسَنَهٗ كَثِيْرُوْنَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ. كَتَبَهُ الْمُفْتَقِرُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ المرغنى الْحَنَفِيُّ مُفْتِي مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ[1]

مفتی مالکی کی یہ تحریر ہے:۔

اَلْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَةِ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْسَنَهٗ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

كَتَبَهٗ حُسَيْنُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ مُفْتِي الْمَالِكِيَّةِ بِمَكَّةَ الْحَمِيَّةِ[2]

---

[1] بہتر سمجھا ہے قیام کو بہت علماء نے۔ لکھا ہے اس کو فقیر عبداللہ فرزند محمد مرغنی حنفی مفتی مکہ مکرمہ ۱۲

[2] قیام کرنا وقت ذکرِ ولادت بہتر جانا ہے اس کو بہت سے علماء نے۔
لکھا اس کو حسین بن ابراہیم مفتی مالکی بمکۃ المکرمہ۔

مفتی شافعی کی یہ تقریر دلپذیر ہے:۔

نَعَمْ :اَلْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَحْسَنَہُ الْعُلَمَاءُ وَھُوَ حَسَنٌ لِمَا یَجِبُ عَلَیْنَا مِنْ تَعْظِیْمِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ . کَتَبَہُ الْفَقِیْرُ لِرَبِّہٖ مُحَمَّدُ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ بَکْرِ الرَّئِیْسِ مُفْتِی الشَّافِعِیَّۃِ بِمَکَّۃَ الْمُکَرَّمَۃِ . ۱؎

ہاں قیام کرنا وقت ذکر ولادت کے بہتر جانا اس کو علماء نے اور وہ بہتر ہے اس واسطے کہ واجب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہم پر۔

مفتی حنبلی یہ زیب ترقیم فرماتے ہیں:۔

نَعَمْ یَجِبُ الْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْضُرُ رُوْحَانِیَتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَجِبُ التَّعْظِیْمُ وَالْقِیَامُ .وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی اَعْلَمُ. کَتَبَہُ الْفَقِیْرُ اِلَی اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی مُفْتِی الحَنَابِلَۃِ فِیْ مَکَّۃَ الْمُشَرَّفَۃِ. ۲؎

اور مولانا و بالفضل اولانا علامہ شیخ عبداللہ سراج حنفی جو پیشوا اور مقتدا علماءِ مکہ معظمہ تھے جمیع علومِ دینیہ میں خصوصا علمِ تفسیر و حدیث میں کہ ایک آیت تھے

۱؎ لکھا ہے اس کو فقیر محمد عمر فرزند ابی بکر رئیس مفتی مذہب امام شافعی کے مکہ مکرمہ میں۔

۲؎ ہاں واجب ہے قیام وقت ذکر آپ کی ولادت کے لکھا ہے علماء نے وقت ذکر آپ کی ولادت کے ظہور کرتی ہے آپ کی روح مبارک پس اس وقت واجب ہے آپ کی تعظیم اور واجب ہے قیام۔
لکھا ہے اس کو فقیر محمد فرزند یحییٰ مفتی امام مذہب احمد حنبل مکہ مشرفہ میں۔ منہ ۱۲

آیاتِ الٰہی سے حتیٰ کہ مولوی اسماعیل جو امام ہیں فرقہ وہابیہ کے وہ بھی مُقِر تھے علم اور فضل مولانائے مذکور کے اور ان کے حلقۂ درس میں زانوئے ادب تہ کرتے تھے اور جملہ علوم میں عموماً اور علمِ تفسیر و حدیث میں خصوصاً ان کو مُسلّم الثبوت جانتے تھے وہ جوابِ استفتائے قیامِ مذکور میں اس طرح دادِ تحقیق دیتے ہیں:۔

اَمَّا الْقِيَامُ اِذَا جَاءَ ذِكْرُ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ تَوَارَثَهُ الْاَئِمَّةُ الْاَعْلَامُ وَاَقَرَّهُ الْاَئِمَّةُ وَالْحُكَّامُ مِنْ غَيْرِ نَكِيْرِ مُنْكَرٍ وَّلَارَدِّ رَادٍّ وَّلِهٰذَا كَانَ مُسْتَحْسَنًا وَمَنْ يَّسْتَحِقُّ التَّعْظِيْمَ غَيْرَهٗ. وَيَكْفِي اَثَرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:.

مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَاللّٰهِ حَسَنٌ.

وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ وَالْهَادِيْ اِلٰى سَوَاءِ الطَّرِيْقِ.

حَرَّرَهٗ خَادِمُ الشَّرِيْعَةِ وَالْمِنْهَاجِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمَرْحُوْمِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سِرَاجُ الْمُفَسِّرِ الْمُحَدِّثِ بِمَسْجِدِ الْحَرَامِ. اِنْتَهٰى.

ترجمہ: قیام وقت ذکر ولادت باسعادت کے مولد شریف میں ائمۂ اعلام اور علماء اور حکام کا متوارث ہے یعنی قدیم سے چلا آیا ہے بغیر انکار کسی مُنکِر اور رد کسی راد کے اسی وجہ سے مستحسن ہوا، اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کون شخص مستحق تعظیم ہوگا اور کافی ہے حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس کے استحباب کی حجت کے واسطے اور وہ یہ ہے کہ:۔

مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَاللّٰهِ حَسَنٌ.

جس امر کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔ اِنْتَہٰی

Marfat.com

اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو قیامِ تعظیمی واسطے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہے اس حدیثِ مشکوۃ سے دلیل واضح اور برہان لائح ہے اس مدّعا پر اور وہ یہ ہے:۔

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرٰى قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ أَزْوَاجِهٖ .

ترجمہ: یعنی کہا راوی نے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے ہمارے ساتھ مجلس میں اور باتیں کرتے تھے پھر جب آپ اٹھتے تو ہم سب کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حویلی کے اندر جاتے ہوئے دیکھ لیتے۔

اور بھی ثابت ہے یہ قیام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امر سے کہ اصحاب کو حکم دیا:

قُوْمُوْا اِلٰى خَيْرِكُمْ اَوْ اِلٰى سَيِّدِكُمْ .[۱]

بجہت تعظیم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

اور ایک رسالہ خاص اثبات قراءۃِ مولد شریف اور اثباتِ قیام میں قُدْوَةُ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ وَنُخْبَةُ الْاَوْلِيَاءِ الْعَارِفِيْنَ جدی امجدی حضرت شاہ احمد سعید دہلوی ثم المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کمال تحقیق کے ساتھ تحریر فرمایا ہے اور بدلائلِ قاطعہ وبراہینِ ساطعہ ان دونوں امروں کو ثابت کیا ہے اور اُس کا نام "ذِكْرُ الشَّرِيْفِ فِيْ دَلَائِلِ الْمَوْلِدِ الْمُنِيْفِ" رکھا ہے اور فاضل علامہ مولوی سلامت اللہ بدایونی کانپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس باب میں پوری کتاب

[۱] اپنے میں سے بہتر یا اپنے سردار کے لئے قیام کرو۔

Marfat.com

لکھی ہے جس میں خوب تدقیق اور نہایت تحقیق کے ساتھ ان دونوں امروں کو مُدَلّل اور مُبَرهَن کیا ہے اور اُس کا نام "اِشْبَاعُ الْکَلَامِ فِیْ اِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ" ہے اور فی الواقع یہ کتاب اسم بامسمّٰی ہے جس شخص کو زیادہ تفصیل منظور ہو یا کسی طالبِ حق کو علماءِ مذکورین محققین کے نقول میں بوجہ کسی بات کے کوئی شک وشبہ کسی قسم کا عارض ہو تو اُس کو لازم اور مناسب ہے کہ ان دو کتابوں کا مطالعہ کر کے اپنی شکوک کو دفع کر لے ان شاء اللہ تعالیٰ بشرطِ فہم وانصاف بعد مطالعہ کرنے ان کتابوں کے کوئی تردُّد باقی نہیں رہے گا اور حقیقتِ امر تو یہ ہے کہ جو شخص کہ سعادت اُس کی قسمت میں ازل سے لکھی ہوئی ہے اور اس کو منوّر فرمایا ہے ساتھ نورِ ایمان کے اور خمیر طینت اس کی محبت سید ولد عدنان علیہ الصلاۃ والسلام الاتمان الاکمان سے گردانی ہے وہ اس کو موجب قرب اور سعادت اپنا جانے گا اور جو نہیں تو رسائل، کُتُبِ مُصَنَّفَۂ علماء اور اولیاء کیا معجزہ قرآن شریف اور خیر الانبیاء سے بھی ہدایت نہیں پا سکتا:۔

یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا وَّمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ [۱]

باعثِ ایمان نباشد معجزات [۲]
بوئے جنسیت کند جذب صفات

معجزات از بہرِ قہرِ دشمن است [۳]
بوئے جنسیت پے دل بردنست

---

[۱] اللہ بہت سوں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں۔

[۲] معجزات ایمان کا باعث نہیں ہوتے، ہم جنسیت ہونے کی خوشبو صفات کو جذب کرتی ہے۔

[۳] معجزات دشمن پر سختی کے لئے ہیں، ہم جنس ہونے کی خوشبو دل کو کھینچنے کے لئے ہے۔

Marfat.com

ثَبَّتَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِمَحَبَّتِہٖ سَیِّدِ الْبَشِیْرِ الْمُطَھَّرِ عَنْ زَیْغِ الْبَصَرِ عَلَیْـہِ وَعَلٰی اٰلِـہٖ الصَّـلَـوَاتُ وَالتَّسْـلِیْـمَـاتُ اِلٰی یَوْمِ الْمَحْشَرِ کَمَا ھُوَاَھْلُھَاوَاَجْدَرُ.

یہ تالیف بماہ جمادی الاخری ۱۳۰۵ھ تیرہ سو پانچ ہجری بلدۂ مصطفے آباد عرف رام پور میں اختتام کو پہنچی۔

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّایَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ .

تمت

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرٰى قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ .مشکوۃ

ترجمہ: یعنی کہا راوی نے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے ہمارے ساتھ مجلس میں اور باتیں کرتے تھے پھر جب آپ اٹھتے تو ہم سب کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حویلی کے اندر جاتے ہوئے دیکھ لیتے۔

Marfat.com

مظہرِ علم